اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اوّل

مصنفہ

علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سیّد بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

نفسوں سے مرادِ نفسِ مُقدّس محمدؐ نہیں ہے اس لیے کہ دعوت اپنی ذات سے غیر کی متقاضی ہے اور آدمی اپنے کو نہیں بُلاتا۔ لہٰذا چاہیئے کہ دوسری ذات مُراد ہو۔ اور باتفاق مخالف و موافق عورتوں اور بیٹوں کے علاوہ جس کو اَنْفُسَنَا سے تعبیر کیا ہے وہ علیؑ بن ابی طالب کے سوا کوئی نہ تھا لہٰذا معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے نفسِ علیؑ کو نفسِ رسُولؐ کہا ہے اور دو نفس میں اتّحادِ حقیقی محال ہے تو چاہیئے کہ مجاز ہو اور یہ اصول میں مقرّر ہے کہ حمل لفظ سب سے قریب کے مجاز پر حقیقت ہیں سب سے دُور کے مجاز پر حمل کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ اور سب سے قریب کے مجاز کی تمام امور میں برابری اور تمام کمالات میں شرکت ہوتی ہے۔ سوائے اُس کے جو دلیل سے باہر ہو اور جو اجماع سے باہر ہو گئی وہ پیغمبریؐ ہے کہ علیؑ اُن کے ساتھ شریک نہیں ہیں۔ لہٰذا چاہیئے کہ دوسرے کمالات میں باہم شریک ہوں اور آنحضرتؐ کے تمام کمالات میں سے ایک کمال یہ ہے کہ وہ تمام پیغمبروں سے اور تمام صحابہ سے افضل ہیں لہٰذا جناب امیرؑ بھی چاہیئے کہ تمام صحابہ سے افضل ہوں۔ تمام دلیل نقل کرنے کے بعد یہ جواب دیا ہے کہ چونکہ اجماع اس پر منعقد ہوا ہے کہ محمدؐ علیؑ سے افضل ہیں اس لیے کہ اجماع اِس پر بھی منعقد ہوا ہے کہ پیغمبرانِ خدا غیر پیغمبروں سے افضل ہیں لیکن علیؑ کی صحابہ پر افضلیت کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا ہے کیونکہ اس جگہ کوئی جواب نہیں رکھتے تھے اور جو جواب کہ پیغمبروں کے بارے میں دیا ہے اُس کا باطل ہونا بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ شیعہ اس اجماع کو قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر تمام اُمّت نے اجماع کر لیا ہے تو تسلیم نہیں ہے بلکہ اُس کا باطل ہونا واضح ہے کیونکہ اکثر شیعہ علماء کا اعتقاد یہ ہے کہ جناب امیرؑ اور تمام ائمہ اطہار سوائے پیغمبر آخر الزمانؐ کے تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اور احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ اپنے آئمہ سے اس بارے میں روایت کی ہے اور تمام مقدمات چونکہ واضح ہیں، یہ فاضل جس کو امام المشککین کہتے ہیں وہ کوئی تصرف نہیں کر سکتا ہے۔ لہٰذا امامت حضرت امیر المومنینؑ بھی اسی دلیل سے ثابت ہوئی کیونکہ جنابِ رسُولِ خداؐ کے تمام کمالات میں سے امامت اور آپ کی اطاعت کا واجب ہونا ہے اور پیغمبری کے علاوہ ہے لہٰذا چاہیئے کہ وہ حضرت امام ہوں۔ نیز تمام انبیاء سے افضل ہونا اعلیٰ مرتبۂ امامت کے لیے لازم ہے قطع نظر اس کے کہ ترجیح مرجوح قبیح ہے اور اگر وہ کہیں کہ ممکن ہے دعوتِ نفس مراد ہو مجازاً اور ایک مجاز دوسرے مجاز سے اولیٰ و برتر نہیں ہے تو چند وجوہ سے جواب دیا جا سکتا ہے اور میں اس رسالہ میں دو جوابوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

اوّل - یہ کہ مجاز اطلاقِ نفس میں دُوسرے مجاز سے زیادہ آشکار ہے اور عرب و عجم میں شائع ہے کہ کہتے ہیں کہ تو میری جان کے برابر ہے۔ اور جنابِ امیرؑ کی خصوصیت میں یہ معنی خاصہ و عامہ کے